بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال وجواب

سعودی عرب میں کیا ہو رہا ہے ؟امریکہ اس تمام معاملے میں کہاں کھڑا ہے ؟

سوال:

مورخہ 19 نومبر 2017 کو، المُدن کی ویب سائٹ نے بتایا کہ سعودی عرب میں جاری انسداد بدعنوانی مہم نے فوجی خدمات کو متاثر کرنا شروع کر دیا ہے۔"سعودی عرب میں انسداد بدعنوانی مہم سے واقف ایک سعودی اہلکار نے بتایا کہ وزارت دفاع کے 14 ریٹائرڈ افسران اور نیشنل گارڈ کے دو افسران، کو مالی معاہدوں کی بدعنوانی میں ملوث ہونے کے شبہ میں گرفتار کیا گیا ہے"(المُدن: 19/11/2017)،اور یہ گرفتاریاں 4 نومبر 2017 سے شروع ہوئی جب شاہ سلمان بن عبد العزیز نے ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کے ماتحت انسداد بدعنوانی کی کمیٹی قائم کی جس میں سابق وزراء، کاروباری رہنماؤں اور ان کے قریبی رفقاء کے اکاؤنٹس منجمد کر دیئے گئے۔"رائٹرز ایجنسی نے بتایا۔تحقیقاتی کمیٹی نے بدھ کو پرنس محمد بن نائف، جو کہ سعودی خاندان کے سب سے اہم ارکان میں سے ایک رکن ہیں، کے بینک اکاؤنٹس اور ان کے خاندان کے قریبی اراکین کے بینک اکاؤنٹس کو منجمد کر دیا ہے۔ بن نائف سابقہ ولی عہد ہیں جن کی جگہ بادشاہ نے اپنے بیٹے محمد بن سلمان کو ولی عہد مقرر کر دیا تھا،ان کے علاوہ کمیٹی نے 11 امیروں(emirs) کو بھی گرفتار کیا ہے۔۔"(بی بی سی عربی، 8 نومبر 2017)۔ سعودی عرب میں کیا ہو رہا ہے ؟امریکہ اس تمام معاملے میں کہاں کھڑا ہے ؟

جواب:

ہم آپ کو سعود خاندان اور ان سے منسلک لوگوں کے متعلق کچھ مختصر معلومات دیں گے تاکہ ہمارا جواب آپ پر واضح ہو سکے اور پھر ہم آپ کے سوال کی جانب متوجہ ہوں گے :

1۔آل سعود (خاندان سعود)اسلامی ریاست خلافت کے خلاف استعماری کفار کے معاون و مددگار رہے ہیں۔انہوں نے 1788ء میں کویت کے خلاف برطانوی استعمار کی مدد سے حملہ کیا، 1803-1804 میں مکہ اور مدینہ پر حملہ کیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔انہوں نے 1810 میں دمشق پر حملہ کیا، جس کے رہائشیوں نے بہادری سے اس کا دفاع کیا، لیکن پھر انہوں نے حلب اور دیگر شہروں پر قبضہ کر لیا۔انہوں نے اپنے مذموم مقاصد کے لئے وہابی مذہب کو استعمال کیا، جبکہ انگریز نے انہیں اسلامی ریاست پر حملہ کرنے کے لئے استعمال کیا۔ لیکن پھر 1818ء میں اسلامی ریاست نے مصر کے گورنر محمد علی کی قیادت میں آل سعود کی بغاوت کو ختم کر دیا۔ برطانیہ نے انہیں 1891ء میں مسلط کرنے کی کوشش کی مگر خلافت عثمانیہ نے کامیابی سے ان پر غالبہ حاصل کر لیا۔ برطانیہ انہیں 1901ء میں دوبارہ حرکت میں لیا، مگر اس دفعہ ان کی برطانوی حمایت اور برطانیہ سے رابطے بے نقاب ہو گئے۔ برطانیہ نے خلافت عثمانیہ کی کمزوریوں اور پہلی جنگ عظیم میں اس کی شمولیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آل سعود کو نجد اور حجاز کے لوگوں کے خلاف مضبوط کیا جنہوں نے ان کے خلاف طویل عرصے تک جنگیں لڑیں، یہاں تک کہ آل سعود غالب ہو گئے اور ان کے علاقوں کا کنٹرول حاصل کرنے کے بعد برطانوی استعماری ریاست کی مدد سے 1932ء میں اپنی سلطنت کا اعلان کر دیا۔

مگر جب امریکیوں نے سلطنت میں تیل دریافت کیا اور ملک کی دولت پر ان کی رال ٹپکنے لگی، تو یہیں سے امریکہ کا ملک میں اپنے سیاسی اثر ورسوخ کے قیام کی کوششوں کا آغاز ہوا، جس کا ثبوت ان کی 1953ء میں بانی بادشاہ کے مرنے کے بعد شاہی خاندان کے ارکان، خاص طور پر تخت کے وارثوں، عبد العزیز کے بیٹوں کو امریکہ کے حمایت میں کر لینا تھا، لہذا یہیں سے ملک میں برطانیہ اور امریکہ کے درمیان کشمکش کا آغاز ہوا۔

2۔اب جبکہ امریکی ایجنٹ سلمان کو کنٹرول حاصل ہوا ہے تو اس نے برطانوی ایجنٹوں اور جو ان کی پیروی کر رہے ہیں کو ہٹانا شروع کر دیا ہے۔اس سے پہلے سابق شاہ عبد اللہ، برطانیہ سے منسلک تھا، جس نے اپنی موت سے پہلے اقتدار میں برطانوی ایجنٹوں کو جمع کرنے کی کوشش کی تھی، مگر خاندانی روایات نے اسے سلمان بن عبد العزیز کو ولی عہد مقرر کرنے پر مجبور کر دیا تھا تاکہ شاہی خاندان میں استحکام برقرار رہے۔ عبد اللہ جانتا تھا کہ اس کا بھائی امریکیوں کا ایجنٹ ہے ؛اسی وجہ سے، اس نے اپنی زندگی ہی میں ایک نئی حیثیت متعارف کرائی کہ سلمان بن عبد العزیز کو اپنا ولی عہد بنانے کے ساتھ اپنے دوسرے بھائی مقرن بن عبد العزیز جو کہ برطانوی ایجنٹ تھا کو ولی عہد کا ولی عہد مقرر کر دیا، تاکہ برطانیہ کے اثر ورسوخ کو یقینی بنایا جاسکے، کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ سلمان عمر رسیدہ اور بیمار ہے جس کی وجہ سے سلمان کی وفات تک حکومتی معاملات پر مقرن ہی کا اختیار رہے گا اور بعد میں وہ آرام سے حکومت حاصل کر لے گا، جیسا کہ پہلے بھی ہوا جب شاہ فہد عمر رسیدہ اور بیمار تھا، اور وہ، یعنی عبد اللہ ولی عہد بن گیا اور اختیارات اُسی کے ہاتھ میں تھے، اور جب 2005ء میں فہد کی وفات ہوئی، تو عبد اللہ نے آرام سے اقتدار حاصل کر لیا۔

.لیکن 2015 کے شروع میں عبداللہ کی وفات کے بعد سلمان نے اقتدار سنبھالنے کے بعد جو کچھ کیا وہ عبداللہ کے اندازے میں نہیں تھا؛ سلمان نے "مقرن" کو ہٹا کر محمد بن نائف کو ولی عہد اور اپنے بیٹے محمد بن سلمان کو نائب ولی عہد مقرر کر دیا، اور بہت سے لوگوں کو، جو حساس عہدوں میں عبداللہ کی طرف سے مقرر کیے گئے تھے، ہٹا دیا، اور 21 جون 2017 تک سلمان نے اپنے بیٹے کو مضبوط بنانے کے بعد محمد بن نائف کو ہٹا کر اپنے بیٹے محمد بن سلمان کو ولی عہد مقرر کر دیا اور کسی کو اس کا نائب ولی عہد مقرر نہیں کیا۔

3۔ ہم نے شاہ عبداللہ کی وفات اور سلمان کے بادشاہ بننے کے بعد 25 جنوری 2015 کو ایک سوال کے جواب میں ذکر کیا تھا کہ: "موجودہ بادشاہ، سلمان، وزارتِ دفاع سے ہے، لہٰذا یہ امید کی جاتی ہے کہ امریکی اثر ورسوخ سلمان کی حکمرانی پر اثرانداز ہوگا۔ شاہ عبداللہ کو بھی اس بات کا احساس تھا، اور اسی وجہ سے اُس نے سعودی عرب میں ایک نئی روایت قائم کی تھی، یعنی شاہ عبداللہ نے اپنا ولی عہد ہی نہیں بلکہ نائب ولی عہد کو بھی منتخب کیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ سلمان بن عبدالعزیز امریکی ایجنٹ ہے، اور عام روایات کے برعکس کہ جس میں صرف بادشاہ ہی اپنا ولی عہد مقرر کرتا ہے شاہ عبداللہ نے مقرن بن عبدالعزیز کو نائب ولی عہد، یعنی سلمان کا ولی عہد خود ہی مقرر کر دیا تھا، تاکہ سلمان بادشاہ بننے کے بعد امریکی ایجنٹوں میں سے کسی کو اپنا ولی عہد نہ مقرر کر سکے"۔ ہم نے اسی سوال کے جواب میں ذکر کیا تھا: "مقرن انگریزوں کے ساتھ اپنے تعلقات کے لئے جانا جاتا ہے۔ اُس نے برطانیہ کے مشہور کرینویل اسکول (Cranwell School) سے گریجویشن کیا ہے۔ اُسے سابق شاہ عبداللہ کا اعتماد حاصل تھا، اور وہ اُس کے قریبی ساتھیوں میں سے بھی تھا۔ سلمان بن عبدالعزیز کے بعد امریکہ کے تسلط کے تسلسل کو روکنے کے لئے سابق بادشاہ نے نائب ولی عہد کے عہدے کا اعلان کیا تھا۔ شاہ عبداللہ نے اس تقرری کی تصدیق کرتے ہوئے نائب ولی عہد کو ہٹانے پر پابندی کا ایک فرمان جاری کیا تھا"۔ لیکن انگریزوں کے اندازے غلط ثابت ہوئے کیونکہ سلمان نے عہد شکنی کرتے ہوئے، قانون اور روایات کو ایک طرف رکھ دیا اور اپنی مرضی کرتے ہوئے مقرن کو ہٹایا اور محمد بن نائف کو عارضی طور پر مقرر کیا اور پھر اس کو بھی ہٹا کر اپنے بیٹے محمد کو ولی عہد مقرر کر دیا اور اسے مختلف اہم عہدوں کے اختیارات سونپ دیے یہاں تک کہ وہ اکیلا ہی نہایت طاقتور بن گیا ہے۔

4- جیسے ہی شاہ سلمان نے 4 نومبر 2017 کو اپنے بیٹے، ولی عہد محمد بن سلمان، کے ماتحت ایک اعلیٰ سطح انسداد بدعنوانی کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان کیا، تو سیکورٹی فورسز نے 11 امیروں اور چار موجودہ وزراء کو گرفتار کر لیا اور فوری طور پر انہیں عہدوں سے برطرف کر دیا۔ یہ سب کچھ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ کوئی عام واقعات اور انسداد بدعنوانی کے خلاف اقدامات نہیں ہیں، بلکہ یہ سب تو ایسا ہے جیسے کسی بغاوت کے کچلنے میں ہوتا ہے کہ جس میں فوری طور پر گرفتاریوں اور برطرفیاں اور فرد جرم عائد کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ، گرفتار ہونے والوں میں سابق وزراء، کاروباری رہنما اور ان کے قریبی رفقاء شامل ہیں، جبکہ ان سب کے اکاؤنٹس بھی منجمد کر دیئے گئے ہیں۔ یہ تقریباً 1700 بینک اکاؤنٹس ہیں، جن میں "ہر گھنٹے اضافہ ہو رہا ہے" (رائٹرز)۔ جن لوگوں کے بینک اکاؤنٹس منجمد کیے گئے ہیں ان میں محمد بن نائف کا اکاؤنٹ اور ان کے خاندان کے بہت سے قریبی ارکان کے اکاؤنٹس بھی شامل ہیں۔ یاد رہے محمد بن نائف کو حال ہی میں ولی عہد کے عہدے سے محروم کیا گیا تھا۔ رائٹرز ایجنسی نے رپورٹ کیا، "سعودی حکام نے کہا ہے کہ جن پر زیادہ شبہ ہے انہی افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے، جس میں شاہی خاندان کے اراکین اور کاروباری افراد شامل ہیں، اس کے علاوہ مینیجرز اور نچلی سطح کے حکام کو بھی شامل کیا ہے"۔ اس طریقہ کار سے بغاوت کے برپا ہونے کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس مہم کو بڑھا کر اس میں سابق بادشاہ کے بچوں؛ نیشنل گارڈز جو کہ فوج کے ساتھ ساتھ طاقت کا دوسرا بڑا ادارہ ہے، اس کے وزیر متیب بن عبداللہ، اور اس کے بھائی ترکی بن عبداللہ، جو کہ ریاض کا سابق امیر تھا، کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ متیب بن عبداللہ رائل ملیٹری اکیڈمی سینڈ ہورسٹ برک شائر، انگلینڈ، سے لیفٹیننٹ کے رینک کا گریجویٹ ہے۔ یہ ایک برطانوی فوجی اکیڈمی ہے کہ جس سے عام طور پر صرف برطانوی ایجنٹوں کو تربیت اور گریجویشن کرائی جاتی ہے، اور ان سے پہلے یہی سے خلیج کے بہت سے شہزادوں اور اردن کے بادشاہوں اور شہزادوں نے گریجویشن کیا ہے۔ متیب کے بھائی ترکی بن عبداللہ نے برطانوی یونیورسٹی آف ویلز سے فوجی اور اسٹریٹجک سائنس میں ماسٹر ڈگری حاصل کی ہے، انہیں سلمان نے ریاض کے امیر کے عہدے سے برطرف کر دیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ امریکہ کو بدعنوانی کے الزامات کے ذریعے برطانوی ایجنٹوں کو ختم کرنے کا ایک طریقہ مل گیا ہے۔ لہٰذا، اس نے سلمان اور اس کے بیٹے محمد کو ہدایت دی ہے کہ یہ طریقہ کار اختیار کیا جائے کیونکہ بہت سی حکومتیں بدعنوانی کا الزام لگا کر اپنے مخالفین کو ہٹا دیتی ہیں۔ ایسا کرنا آسان ہے کیونکہ تقریباً تمام سابقہ اور موجودہ حکومتیں، بدعنوانی، رشوت، عوامی فنڈز کی چوری، اقرباپروری، اور ایسے منصوبوں کہ جن میں قانون کی خلاف ورزیاں کی گئی ہوں، اپنے اور اپنے قریبی لوگوں کے لئے دوسروں کے حقوق کو غصب کرنا، عوام کے ساتھ ناانصافی اور اپنے عہدوں کا غلط استعمال کرنا جیسے معاملات میں ملوث رہی ہیں۔ لیکن اس سے زیادہ بدعنوانی کیا ہے کہ اللہ کے قانون کی پیروی نہ کی جائے بلکہ کفر استعماری ممالک کے قوانین کی پیروی کی جائے؟

5۔ ہمیں اس مہم کے لئے امریکہ کی حمایت نظر آتی ہے اور ان لوگوں کے لئے بھی کہ جنہوں نے اسے سرانجام دیا۔ مورخہ 6 نومبر 2017 کو امریکہ کے صدر نے ٹویٹر پر ٹویٹ کرتے ہوئے کہا کہ: "مجھے سعودی عرب کے شاہ سلمان اور ولی عہد پر بہت زیادہ اعتماد ہے، انہیں اچھی طرح پتا ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں"۔ اس کے بعد ٹرمپ نے ایک اور ٹویٹ میں کہا، "کچھ لوگ، کہ جن سے سختی سے پیش آیا گیا ہے، وہ سالوں سے اپنے ملک کو 'نچوڑ' رہے تھے"۔ سعودی پریس ایجنسی نے بتایا کہ "ان سیاسی اور سیکیورٹی واقعات کے دوران مورخہ 5 نومبر 2017 کو شاہ سلمان اور امریکی صدر کی ٹیلی فون پر بات چیت ہوئی ہے کہ جس میں مختلف شعبوں اور طریقوں سے دونوں ممالک کے درمیان تعاون

بڑھانے پر تبادلہ خیال ہوا"۔ رائٹرز نے 4نومبر 2017 کو رپورٹ کیا کہ، "ٹریپ نے شاہ سلمان سے بات کرتے ہوئے کہا کہ وہ شکر گزار ہو گا کہ اگر ریاض سعودی تیل کمپنی آرامکو(Aramco) کے حصص کو نیویارک سٹاک ایکسچینج پر لسٹ کردے۔ جس پر شاہ سلمان نے جواب دیا کہ وہ اس معاملے کا مطالعہ کرے گا"۔ رائٹرز نیوز ایجنسی نے 7 نومبر 2017 کو امریکی وزیر خارجہ کے ترجمان ہیتھر ناؤریٹ(Heather Nauert) کے حوالے سے بتایا کہ "ہم سعودی حکام کی ان بدعنوان اہلکاروں پر مقدمات چلانے کے لئے حوصلہ افزائی کرتے رہیں گے؛اور ہمیں توقع ہے کہ حکام ان لوگوں کے ساتھ منصفانہ اور شفاف انداز میں کارروائیاں کرینگے"۔اس سے پتہ چلتاہے کہ امریکہ ہی اس مہم کے پیچھے کھڑاہے اور اس کی حمایت کررہاہے اور امریکہ کی طرف سے ہی ان ناپسندیدہ افراد کے خلاف کاروائیاں ہو رہی ہیں کہ جن کی وفاداری پر اُس کو شک ہے یا وہ برطانیہ کے ایجنٹ ہیں، جبکہ شاہ سلمان اور اس کا ولی عہد بیٹا تیز رفتاری سے ملک کو امریکیوں کے ہاتھوں فروخت کررہے ہیں۔

6۔ جو چیز اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ یہ مہم خاص طور پر سیاسی ہے تو وہ یہ ہے کہ کمیٹی نے فوری طور پر حکومت میں موجود اہم افراد، ان کے خاندان والوں اور بادشاہ کے رشتہ داروں کو گرفتار اور ان کے اکاونٹس کو منجمد کرنا شروع کردیا تھا۔۔۔لہٰذا، یہ معاملہ خالص سیاسی ہے،اور اس کا بدعنوانی ختم اور اصلاحات کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے، خاص طور پر جبکہ سلمان اور اس کا بیٹا خود بدعنوانی اور عوامی فنڈز کو ضائع کرنے میں ڈوبے ہوئے ہیں، جس میں 460 بلین ڈالر مفت امریکہ کو عنایت میں دینا بھی شامل ہے۔ سعودی پریس ایجنسی کی طرف سے نشر کیے گیے بیان میں نظام کے خلاف کے بااثر قوتوں کے لئے نہایت تلخ لہجہ اپنایا گیا؛ بیان میں کہا گیا تھا کہ، "کمیٹی کا قیام بعض کمزور کردار کے لوگوں کے لئے تھا جنہوں نے عوام کے مفادات پر خود کو ترجیح دی، استحصال کرتے ہوئے عوام کا پیسہ چرایا، انہیں نہ اپنے مذہبی ضمیر کا، نہ اخلاقیات کا، اور نہ ہی ملک کا کوئی خیال ہے۔اپنے اثر ورسوخ اور اختیار کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے دیئے گئے پیسے کو خرد برد کیا، اور اپنے شرمناک اعمال کو چھپانے کے مختلف طریقے استعمال کئے"۔اور پھر مورخہ 4نومبر 2017 کو کمیٹی کے قیام کے فوری بعد گرفتاریاں تیز کردی گئیں۔

7۔اس کے بعد 5نومبر کو 2017 خاص طور پر یہ اعلان کیا گیا کہ ایسر کے علاقے کے ڈپٹی گورنر، شہزادہ منصور بن مقرن، اپنے چند اہلکاروں کے ساتھ ہیلی کاپٹر حادثے میں ہلاک ہوگئے ہیں۔ جس طرح کے حالات میں یہ واقع ہوا اس نے شک وشبہات کو پیدا کیا، خاص طور سے اس لئے کیونکہ یہ شہزادہ مقرن بن عبدالعزیز کا بیٹا تھا، جو کہ سابقہ ولی عہد ہے جسے سلمان نے ہٹایا تھا جب وہ بادشاہ بنا تھا۔ گرفتار افراد کی تعداد سینکڑوں سے تجاوز کرگئی ہے۔ سعودی اٹارنی جنرل سعودی المجب نے بتایا: "208 افراد کو بدعنوانی کے الزامات کی تحقیقات کے سلسلے میں طلب کیا گیا تھا، جس میں سے سات افراد کو ناکافی ثبوت کی بنا پر چھوڑ دیا گیا ہے۔۔۔ابتدائی تحقیقات کے مطابق، دہائیوں پر محیط طویل مالی بے ضابطگیوں کی جو رقم بنتی ہیں اس کی مقدار تقریباً 100 ارب امریکی ڈالر سے زائد ہو سکتی ہے"(الحیات، 9/11 / 2017)۔

یہ تحقیقات شاہی خاندان کے اثر ورسوخ رکھنے والے افراد کے دہائیوں کے ریکارڈ کو نکال نکال کر کی گئی ہے، جس سے اشارہ ملتاہے کہ یہ مسئلہ ولی عہد محمد بن سلمان کا اقتدار اور حکومت پر اپنا اثر ورسوخ مضبوط کرنے کا بہانہ ہے ورنہ دوسری صورت میں حالات اس کے ہاتھ سے نکل سکتے ہیں اگر اس نے نظام میں اور معاشرے میں غیر معمولی تبدیلیاں نہ کیں، کیونکہ حقیقت میں اس نے ولی عہد کے طور پر خاندانی رواج کے برخلاف اُس وقت تخت کی وراثت حاصل کی ہے کہ جب وہ اُس کا اہل نہیں ہے۔۔۔

8۔ لہٰذا جو کچھ سعودی عرب میں نام نہاد انسداد بدعنوانی کی مہم کے نام پر کیا جارہاہے وہ دراصل برطانیہ کا اثر ورسوخ ختم کرنے اور بغاوت برپا کرنے کی کوشش کی روک تھام ہے، تاکہ شاہ سلمان کسی دشواری اور مخالفت کے بغیر محفوظ طریقے سے اقتدار اپنے بیٹے کو منتقل کرسکے، ورنہ دوسری صورت میں یہ ممکن نہ ہوتا تھا۔ سلمان کا بیٹا کسی اندرونی تنازعہ کے بغیر امریکہ کے مفادات کی خدمت کرنا چاہتاہے اور جس کے لئے وہ کسی قریبی رشتہ دار کی بھی مخالفت برداشت کرنے کو تیار نہیں ہے! لہٰذا ملک میں امریکہ کا اثر قائم کرنے کے لیے تمام بیرونی مخالفین، خاص طور پر جن کا تعلق برطانیہ سے ہے، کو ہٹایا جارہاہے۔۔۔لہٰذا غداری واضح ہے،(وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ)"اور بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کے مکروفریب کو کامیاب نہیں ہونے دیتا"(سورۃ یوسف:52)۔

9۔ آخر میں یہ بتانا چاہتاہوں کہ ہر گزرتے دن کے ساتھ اس بات کی تصدیق ہورہی ہے کہ ان تمام حکومتوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے: نہ سعودی حکومت میں، نہ ایرانی حکومت میں، اور نہ ہی موجودہ مسلم ممالک میں سے کسی حکومت میں اور نہ ہی اُن میں کہ جو اِن کی پیروی کرتے ہیں اور اُن کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ مسلم دنیا کی یہ حکومتیں صرف کافر استعماری طاقتوں کے احکامات پر عمل کرتی ہیں، ان کا قبضہ برقرار رکھنے اور مسلمانوں کا مال لُوٹنے میں ان کو مدد فراہم کرتی ہیں۔ لہٰذا یہ نہایت ضروری ہے کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی پہلی ترجیح ان حکومتوں اور حکمرانوں کو ہٹانا ہونا چاہیے جو کہ کفار کے ایجنٹ ہیں۔

(وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ)

"اور تم ایسے لوگوں کی طرف مت جھکنا جو ظلم کررہے ہیں ورنہ تمہیں آتش(دوزخ) آچھوئے گی اور تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی مددگار نہ ہوگا پھر تمہاری مدد(بھی) نہیں کی جائے گی"(سورۃ ھود:113)۔

ہمیں اس گندگی اور غلاظت فوراً چھٹکارا حاصل کرنا ہے جو کہ ان غلیظ استعماری کفار ممالک نے مسلم علاقوں میں پھیلائی ہوئی ہے، چاہے یہ امریکہ ہو یا برطانیہ یا کوئی اور، کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ کفار اسلام اور مسلمانوں سے دشمنی میں ایک ہی ہیں۔۔۔اور وہ تمام افراد جو براہ راست یا بالواسطہ ان استعماری کفار ممالک کی پیروی کرتے ہیں یا کسی طور اُن کے ساتھ ہیں، اُن کے منصوبوں کو لاگو کرتے ہیں اور اس سیکولر نظام کو مسلط رکھے ہوئے ہیں تو وہ مجرم ہیں، انہیں ذلت آمیز سزا دی جائے گی۔

﴿ سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ ﴾

"عنقریب مجرموں کو اللہ کے حضور ذلت رسید ہوگی اور سخت عذاب بھی (ملے گا) اس وجہ سے کہ وہ مکر (اور دھوکہ دہی) کرتے تھے" (سورۃ الانعام: 124)

ہمارے تمام مسائل کا حل، اور اس کے سوا کوئی دوسرا حل نہیں ہے کہ: کفار کی قائم کی گئی ان ایجنٹ حکومتوں کو ختم کیا جائے اور نبوت کے نقش قدم پر خلافت کا قیام کیا جائے۔۔۔چاہے شک ڈالنے والے اسے ناممکن گردانے اور کفار کے ساتھی مجرمین اسے مشکل سمجھیں، یقیناً خالص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا خوف اور آپ ﷺ کا طریقہ، انشاءاللہ، دور نظر آنے والے ہدف کو جلد ممکن کر دکھائے گا، (وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هُوَ ۖ قُلْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا) "اور وہ کہیں گے: یہ کب ہوگا؟ فرما دیجئے: امید ہے جلد ہی ہو جائے گا" (سورۃ الاسراء: 51)۔

پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گا۔

(وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ* بِنَصْرِ اللَّهِ ۚ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ)

"اور اس وقت اہلِ ایمان خوش ہوں گے *اللہ کی مدد سے، وہ جس کی چاہتا ہے مدد فرماتا ہے، اور وہ غالب ہے مہربان ہے" (سورۃ الروم: 4-5)

2ربیع الاول 1439 ہجری

20 نومبر 2017